سوال

ادراج کرنے سے ک والی حدیث کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام بخاری کی کتاب التاریخ الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ امام ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا قول منقول ہے کہ امام زہریؒ حدیث میں اِدراج کیا کرتے تھے۔ سوال ہے کہ کیا اِدراج کرنے والے کی حدیث صحیح ہوتی ہے؟ اگرہاں، توکیا اس کی حدیث پر کہاں تک عمل کیا جائے؟۔ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راقم کے خیال میں امام زہری رحمہ اللہ کی طرف جس ادراج کی نسبت ثابت ہے، وہ جواز کے درجے میں داخل ہے۔ یعنی حدیث کے غریب الفاظ کی شرح کرنا۔

پس یہ بات تو صحیح ہے کہ کسی حدیث کے متن میں اپنی طرف سے جان بوجھ کر کچھ اضافہ کر دینا حرام ہے لیکن ادراج کی ایک قسم وہ بھی ہے جو کہ جائز ہے' اور وہ یہ کہ کوئی راوی احادیث کے غریب الفاظ کی تشریح میں کچھ الفاظ اس طرح بیان کرے کہ وہ حدیث کا حصہ معلوم ہوں۔ امام زہری کے ادراج کی نوعیت بھی یہی ہے' جیساکہ امام سیوطی کی درج ذیل عبارت سے واضح ہورہا ہے۔ امام سیوطی لکھتے ہیں:

وعندی ما أدرج لتفسیر غریب لا یمنع ولذلک فعلہ الزھری وغیر واحد من الأئمة

''اور میرے نزدیک کسی غریب لفظ کی تشریح کے لیے جو ادراج کیا جائے وہ ممنوع نہیں، اس کے پیش نظر امام زہری اور دوسرے ائمہ حدیث نے ادراج کی اس صورت کو استعمال کیا ہے (تدریب الراوی: جلد ۱' ص ۲۳۱)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث